بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

لیکوریا کا پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ غسل واجب نہیں ہوتا، تاہم اگر یہ پانی ہر وقت بہتا رہتا ہے اور اتنا بھی وقفہ نہیں ملتا کہ اس میں وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کی جاسکے تو پھر وہ عورت معذور کے حکم میں ہے، اس صورت میں اس کے لئے یہ جائز ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر لے اور اس سے جتنی چاہے نمازیں اور نوافل وغیرہ پڑھتی رہے اور طواف کرتی رہے، جب تک اس نماز کا وقت رہے گا، اس معذور عورت کا وضو سیلان کا پانی نکلنے سے نہیں ٹوٹے گا، پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو اس کے لئے نیا وضو کرے۔

بعض خواتین عبادت ادا کرنے کے لئے یہ کرتی ہیں کہ اپنی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں ٹشو پیپر، روئی یا اسپنج اس طرح رکھتی ہیں کہ اس کا کچھ حصہ شرمگاہ کے اندرونی حصہ کے اندر رہتا ہے جبکہ کچھ حصہ اس کے باہر رہتا ہے ایسی صورت میں جب تک ٹشو پیپر وغیرہ کے باہر کے حصہ تک تری نہ آئے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وضو ٹوٹنے کی دیگر وجوہات میں سے کوئی اور وجہ نہ پائی جائے۔ (ماخذہ فتاویٰ عثمانی: ۱/۳۳۳ وتبویب: ۲۷/۶۴ و ۳۳/۹۰۴)

فی الدر المختار: ۱/۱۴۸

كما ينقض لو حشا إحليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر هذا لو القطنة عالية أو محاذية لرأس الإحليل وإن متسفلة عنه لا ينقض وكذا الحكم فى الدبر والفرج الداخل وإن ابتل الطرف الداخل لا ينقض

وفی الشامیۃ: ۱/۱۴۸

قوله هذا أى النقض بما ذكر ومراده بيان المراد من الطرف الظاهر بأنه ما كان عليا عن رأس الإحليل أو مساويا له أى ما كان خارجا من رأسه زائدا عليه أو محاذيا لرأسه لتحقق خروج النجس بابتلاله بخلاف ما إذا ابتل الطرف وكان متسفلا عن رأس الإحليل أى غائبا فيه لم يحاذه ولم يعل فوقه فإن ابتلاله غير ناقض إذ لم يوجد خروج فهو كابتلال الطرف الآخر الذى فى داخل القصبة قوله والفرج الداخل أما لو احتشت فى الفرج الخارج فابتل داخل الحشو انتقض سواء نفذ البلل إلى خارج الحشو أو لا للتيقن بالخروج من الفرج الداخل وهو المعتبر فى الانتقاض لأن الفرج الخارج بمنزلة القلفة فكما ينتقض بما يخرج من قصبة الذكر إليها وإن لم يخرج منها كذلك بما يخرج من الفرج الداخل إلى الفرج الخارج وإن لم يخرج من الخارج اه

وفی الدر المختار: ۱/۳۰۵

وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة أو بعينه رمد أو عمش أو غرب وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من أذن وثدى وسرة

إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء وفي حق البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت ولو مرة وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لأنه الانقطاع الكامل وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه نحو لكل فرض اللام للوقت كما في لدلوك الشمس الإسراء ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالأولى فإذا خرج الوقت بطل ------------------ والله اعلم بالصواب

محمد طلحہ عبد المالک

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۳۶/۶/۳ھ

۲۰۱۵/۳/۲۴ء

الجواب صحیح

۱۴۳۶-۶-۳